شمالی علاقہ جات میں ''وفاق المدارس العربیہ'' کے انقلابی اقدامات اور خوش آئند نتائج

محترم عطاء اللہ شہاب

پاکستان کے شمالی علاقہ جات، سرسبز و شاداب وادیوں، خوب صورت جھیلوں، برفانی پہاڑیوں، فلک بوس چوٹیوں، شور مچاتے ندی نالوں کی وجہ سے جہاں قدرتی طور پر خوب صورت واقع ہیں، وہاں پر جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے نہایت حساس علاقے بھی گردانے جاتے ہیں، مملکت خداداد پاکستان کے اس قدر خوب صورت اور حساس علاقے، تعلیمی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی حوالے سے بڑے پسماندہ علاقے رہے ہیں مگر اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور معاشرتی حوالے سے بڑی اچھی اور خوش گوار تبدیلیاں آرہی ہیں جب کہ خوش گوار تبدیلیوں کی رفتار اقتصادی اور سیاسی میدان میں نہایت سست روی سے جاری ہے۔ تعلیمی حوالے سے حصول علم کی طرف رغبت بہت تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔ قراقرم انٹرنیشنل یونی ورسٹی کا قیام اس بڑھتی ہوئی تیزی کی ایک شان دار علامت ہے اس بیچ میں یہ پہلو نہایت خوش آئند ہے کہ قرآن، حدیث اور فقہ کے علوم کی طرف بھی رغبت اور دلچسپی آئے روز بڑھتی جارہی ہے وہ لوگ جو کل تک دینی مدارس کے طلباء کے ساتھ تمسخر کرتے تھے آج اپنی اولاد کو دینی مدارس میں پڑھانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کل تک جو حضرات اپنے گاؤں اور اپنے علاقوں میں چھوٹے مکاتب قرآنیہ کو برداشت نہیں کرپاتے تھے آج یہی حضرات اپنے علاقوں میں دینی مدارس کے قیام کو خوش آمدید کہتے ہیں، بلکہ خود ان مدارس کو کامیاب طریقہ سے چلانے کے لیے فعّال کردار بھی ادا کررہے ہیں (اللھم زِد فزد) اور اس سے مقابلے کا ایک سماں پیدا ہوتا ہے جو ان مدارس اور اہل مدارس کو مزید بہتری پر ابھارتا ہے اور یہی اہل مدارس وقفہ وقفہ سے مختلف عنوانات پر حسب حیثیت دینی محافل اور مذہبی تقریبات کا انعقاد بھی کرتے ہیں، سالانہ افتتاحی اور اختتامی جلسے بھی کرتے ہیں جو علاقے کے حضرات علمائے کرام کا ایک مقام پر اکھٹے بیٹھنے کا باعث بنتے ہیں اور یوں علاقے کے معروضی مسائل اور حالات پر گفت و شنید کرنے اور ان مسائل کا حل نکالنے کے لیے اچھا اور سنہرا موقعہ اُنھیں میسر آتا ہے وگرنہ توان کا بُعد مکانی متنوع مصروفیات اور قلت وسائل یوں مل بیٹھنے میں مانع ثابت ہوتے ہیں۔ اب بحمدہ تعالیٰ اس حوالے سے بھی خوش آئند تبدیلیوں کے آثار بڑے نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں جس کی بہت بڑی وجہ تو یہ ہے کہ نئے علماء اور فضلاء پاکستان کے اُن مدارس اور جامعات سے پڑھ کر آتے ہیں جو نصاب تعلیم، طریقہ ہائے درس و تدریس، فکر و نظر اور نظم وضبط کے حوالے سے انیس بیس کے معمولی فرق کے ساتھ تقریباً یکساں ہیں۔ فکری طور پر نئے فضلاء اس کا اثر لیتے ہیں اور یوں عملاً اس کا اظہار بھی ہوتا ہے، اس بابت یہ کریڈٹ اور فضیلت وفاق المدارس العربیہ، ان کے منتظمین اعلیٰ، اعضاء وارا کین اور معاونین کو جاتا ہے، خاص طور پر حضرت اقدس صدر وفاق اور ناظم اعلیٰ وفاق مد ظلہم العالی کو جاتا ہے کہ جن کی مدبرانہ قیادت، مخلصانہ کوشش اور پدرانہ شفقت نے ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہزاروں مدارس کو وفاق المدارس العربیہ کی سنہری لڑی میں پرودیا۔ چنانچہ اب ان مدارس اور جامعات کے فضلائے کرام ایک

مشترکہ اور متفقہ فکر لے کر اپنے اپنے علاقوں میں جاتے ہیں اور قرآنی تعلیمات کے مصداق علاقے کے کبار علماء کرام کے ساتھ مل کر، انذار و ابشار کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ وفاق کی سرعت و تیزی گزشتہ چند عرصہ سے جس انداز کی رہی ہے وہ نئی نسل کے لیے قابل تقلید حیثیت کی حامل ہے اس کی ایک واضح مثال کے طور پر شمالی علاقوں کے مدارس کو دیکھا جاسکتا ہے آج سے چھ سال قبل شمالی علاقوں میں کل دو مدرسے یا جامعات وفاق المدارس سے ملحق تھے (۱) جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت (۲) جامعہ اسلامیہ سکردو۔ جبکہ پچھلے ان چھ سات سالوں میں چھوٹے بڑے، بنین وبنات اور شعبۂ حفظ وکتب کے تقریباً ۲۵ سے زائد مدارس وجامعات کا وفاق سے الحاق ہو چکا ہے۔ خود ضلع گلگت جو شمالی علاقوں کا ہیڈ کوارٹر ہے میں پندرہ کے مدارس وفاق سے ملحق ہو چکے ہیں۔ وفاق المدارس کے طرز پر ان اداروں میں تعلیم ہوتی ہے۔ امتحانات بھی وفاق المدارس کے تحت ہوتے ہیں، جیسا کہ ملک بھر میں ہوتے ہیں۔ مقامی مدارس اور جامعات کی طرف علاقے کے طلباء وطالبات کا بڑھتا ہوا رجحان ان مدارس کو صحیح خطوط پر چلانے کا باعث بن رہا ہے جبکہ چند عرصہ قبل یہاں ان علاقوں کے طلباء مالی وسائل کی کمی و قلت کے باوجود پاکستان کے بڑے بڑے شہروں مثلاً کراچی، لاہور، پشاور اور اسلام آباد کے مدارس اور جامعات کا رُخ کرتے تھے جس کی وجہ سے مقامی مدارس میں وہ رونق نہیں ہوتی تھی جو کہ دینی مدارس کا طرۂ امتیاز ہے گو کہ شہروں اور شہر کے مدارس اور جامعات کی طرف جانے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے مگر شمالی علاقوں کے مدارس وجامعات تک وفاق کی آفاقی چھتری وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ شہروں کی جانب آنے جانے کا رجحان پہلے کی نسبت کچھ کم ہوا ہے، علاقے کے مقامی مدارس موسمی سہولیات سمیت اچھا تعلیمی معیار اور بہترین تربیت دینے میں کامیاب ہو چلے تو یقین کی حد تک یہ امکان نظر آتا ہے کہ مقامی مدارس میں پڑھنے کا رجحان بڑھتا جائے گا۔ مقامی مدارس میں پڑھنے کا سلسلہ گو کہ ابتدائی اور درمیانہ درجوں تک کا ہے اور ہونا بھی اس حد تک ہی چاہیے کہ پاکستان کے مختلف شہروں کے مختلف مدارس وجامعات میں ایسی علمی وروحانی شخصیات ہیں کہ جن سے علوم ظاہرہ کے استفادے کے ساتھ روحانی طور پر کسب فیض بھی کیا جاسکتا ہے جو کہ اس پُر فتن دور میں ایک بہت بڑی معاونت ہے۔ علاقے کے درجہ کتب کے بعض مدارس اپنے طور پر اب تک یہی کرتے آرہے ہیں کہ موقوف علیہ (سابعہ) اور دورۂ حدیث کے لیے اپنے طلباء کو شہر کے بڑے مدارس کی طرف بھیجتے ہیں۔ ویسے شمالی علاقوں کے اہل مدارس اور اہل جامعات کو وفاق المدارس کی مشترکہ چھتری تلے رہ کر باہمی طور پر آگے بڑھنے کا بہترین موقعہ ہے کہ اس کے لیے چھوٹے مدارس، بڑے مدارس کی حیثیت کو عملاً تسلیم کرتے ہوئے چلیں، جبکہ بڑے مدارس، چھوٹے مدارس کی مخلصانہ اور خیر خواہانہ سرپرستی فرمایا کریں اور وفاق المدارس کی ایک چھتری تلے ہونے کی بناء پر ایک دوسرے کے دُکھ درد کا ساتھی بن کر چلیں اور وفاق المدارس کے وضع کردہ اصول وضوابط کو پیش نظر رکھ کر چلیں تو تعلیمی میدان میں اچھے نتائج آسکتے ہیں۔ علاوہ وفاق المدارس کی عاملہ، شوریٰ یا عمومی کا ایک سال میں نہیں تو کم از کم تین سالوں میں ایک اجلاس گلگت میں رکھا جائے اور اس میں اکابرین ملّت کی تشریف آوری ہو، جبکہ علاقے کے مدارس وجامعات کے مہتممین ومنتظمین حضرات اور معلمین لازمی طور پر شریک ہوں تو پورا علاقہ علمی وروحانی برکات وانوار سے منور ہوگا۔

وما ذالك على الله بعزيز

☆☆☆